



Deeneislam.com - Urdu Islamic Website
www.deeneislam.com

نماز فجر اور بیماری کو تباہی

حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق کھڑکی مدظلہم

ضبط و ترتیب

مولانا محمد عبداللہ میمن صاحب

www.deeneislam.com

فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۶	❖ نماز فجر میں ہماری کوتاہی
۷	❖ نماز فجر کی ابتداء
۹	❖ نماز فجر کا ثواب
۱۱	❖ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب
۱۱	❖ نماز قضا کر دینے کا عذاب
۱۳	❖ نماز فجر سے کاموں میں آسانی اور برکت
۱۴	❖ فرشتوں کے ذریعہ انسان کی حفاظت
۱۶	❖ حفاظت کا ایک عجیب واقعہ
۱۸	❖ فرشتے نیکی کا خیال دل میں ڈالتے ہیں
۱۹	❖ اعمال لکھنے والے فرشتے
۲۱	❖ فجر اور عصر کی نمازوں میں فرشتوں کا اجتماع
۲۲	❖ فرشتوں کے اجتماع کی برکت
۲۳	❖ نماز فجر اور عصر چھوڑنے کی نحوست
۲۳	❖ نماز فجر کے لئے تکلیف گوارا کرنا
۲۳	❖ صحابہ کرام <small>رضی اللہ عنہم</small> اور ثواب کی حرص

- ۲۶ ❖ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نماز باجماعت کا اہتمام
- ۲۷ ❖ نماز فجر جماعت سے پڑھنا، ساری رات نفل پڑھنے سے بہتر ہے
- ۲۸ ❖ اپنی ذمہ داری پوری کریں
- ۲۹ ❖ فجر کی نماز قضا ہونے کی وجہ
- ۳۰ ❖ صحت کے لئے چھ گھنٹے سونا ضروری ہے
- ۳۱ ❖ صبح جلد اٹھنے کی تدابیر
- ۳۲ ❖ بچوں کو جلدی سونے کا عادی بنائیں
- ۳۳ ❖ رات کا کھانا جلدی کھائیں
- ۳۴ ❖ رات کا کھانا کم کھائیں
- ۳۵ ❖ عشاء کے بعد پانی نہ پیئیں
- ۳۶ ❖ کھانے کے بعد چل قدمی کریں
- ۳۷ ❖ الارم لگا کر سوئیں
- ۳۸ ❖ گھر کے بڑوں کو بیدار کرنے کے لئے کہیں
- ۳۹ ❖ یہ آیات تلاوت کر کے سوئیں
- ۴۰ ❖ دعا کر کے سوئیں
- ۴۱ ❖ نوافل و صدقہ ادا کریں
- ۴۲ ❖ ایک بزرگ کی جماعت فوت ہونے کا واقعہ
- ۴۳ ❖ اہتمام کے باوجود نماز نفل جائے تو کیا کریں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نمازِ فجر اور ہماری کوتاہی

الحمد لله نعمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه، ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له، ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، ونشهد ان سيدنا ومنتدنا ومولانا محمداً عبده ورسوله، صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم تسليماً كثيراً.

اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمن الرحيم

اقم الصلوة لذكر الشمس الى غسق الليل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهوداً ومن الليل فتعبد به نافلة لك عسى ان يبعثك ربك مقاماً محموداً.

صدق اللہ العظیم ﷻ

نماز فجر میں ہماری کوتاہی

میرے قابل احترام بزرگو، اور محترم خواتین! آج میں آپ حضرات کو ایک ایسی کوتاہی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جو خواتین و حضرات میں یکساں طور پر پائی جاتی ہے۔ ویسے تو یہ کوتاہی سال کے بارہ مہینوں میں پائی جاتی ہے، لیکن موسم گرما میں وہ کوتاہی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور توجہ دلانے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس کوتاہی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ یہ کوتاہی ”نماز فجر“ کے بارے میں ہے۔ عام طور پر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دن کی چار نمازوں میں جماعت سے نماز پڑھنے والوں کی جو تعداد ہوتی ہے۔ فجر کی نماز میں وہ تعداد نظر نہیں آتی۔ ہر بڑی مسجد اور ہر چھوٹی مسجد اور ہر گھر میں یہ صورت حال ہے۔ گھروں میں جو خواتین عشاء، مغرب، عصر، ظہر کی نمازیں جس اہتمام کے ساتھ پڑھتی ہیں۔ فجر کی نماز میں وہ اہتمام نہیں۔ اکثر خواتین کی نماز فجر قضا ہو جاتی ہے اور مردوں میں بھی بہت سے حضرات ایسے ہیں جو دن کی باقی چار نمازیں قضا نہیں پڑھتے۔ لیکن فجر کی نماز قضا کر دیتے ہیں اور جماعت تو اکثر حضرات کی نکل ہی جاتی ہے۔ بعض حضرات ایسے ہیں جن کو فجر کی ایک رکعت یا قعدہ اخیرہ بمشکل ملتا ہے۔ یہ ہمارے اندر بڑی کوتاہی ہے۔ جس طرح ظہر، عصر،

مغرب اور عشاء کی نمازیں مردوں کو باجماعت مسجد میں ادا کرنا ضروری ہے اور خواتین کو گھر میں وقت پر ادا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح فجر کی نماز مردوں کو مسجد میں باجماعت ادا کرنا اور خواتین کو گھر کے اندر اس کے وقت پر ادا کرنا ضروری ہے اور جس طرح ان چار نمازوں کو قضا کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح فجر کی نماز کو بھی قضا کرنا جائز نہیں۔ اور جس طرح عذر شرعی کے بغیر دن کی چار نمازوں کی جماعت چھوڑنا جائز نہیں۔ اسی طرح فجر کی جماعت بھی عذر شرعی کے بغیر چھوڑنا جائز نہیں۔

نماز فجر کی ابتداء

یہ بلاشبہ ایک حقیقت ہے کہ فجر کی نماز کا وقت نیند اور غفلت کا وقت ہے۔ یہی نیند، غفلت اور سستی ہی عام طور پر نماز فجر میں کوتاہی کا سبب بنتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی یہ عجیب رحمت ہے کہ جس عمل میں ذرا سی مشقت ہوتی ہے۔ وہاں اس عمل کا اجر و ثواب بڑھا دیتے ہیں، اور اس کے زیادہ اہتمام کرنے کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں۔ نماز فجر میں دوسری نمازوں کی بہ نسبت مشقت زیادہ ہے اس لئے اس کا ثواب بھی زیادہ ہے (جو انشاء اللہ ابھی بیان ہوگا) اور اس کی عظمت بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ اس کی عظمت کے سلسلے میں بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ وہ عظیم الشان نماز ہے جو اس دنیا میں سب سے پہلے ادا کی

گئی۔ جس کو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اس وقت ادا کیا تھا جب آپ جنت سے دنیا میں تشریف لائے تھے۔

اس کا واقعہ یہ ہے کہ جس وقت آپ کو جنت سے دنیا میں اتارا گیا اس وقت دنیا میں رات چھائی ہوئی تھی اور ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اس تاریکی کو دیکھ کر آپ کو فکر دامن گیر ہوئی اور ڈر لگا کہ یہ دنیا ایسی تاریک اور اندھیری ہے؟ یہاں روشنی کا نام و نشان نہیں۔ اس تاریکی میں کس طرح باقی زندگی گزاروں گا؟ لیکن چونکہ وہ رات کی تاریکی تھی جو وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ گزر جاتی تھی اور اس کے بعد دن آتا تھا۔ لیکن پہلے سے چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کو اس کا اندازہ نہ تھا۔ اس لئے آپ یہ سمجھے کہ بس اسی تاریکی کا نام دنیا ہے۔ اس لئے آپ کو بہت فکر لاحق ہوئی۔ پھر آہستہ آہستہ وہ رات ختم ہونے کے قریب ہوئی اور مشرق کی طرف سے صبح صادق کا چاندنا نمودار ہونا شروع ہوا اور روشنی پھیلنی شروع ہوئی۔ بس اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ اس وقت آپ نے سورج نکلنے سے پہلے دو رکعت ادا فرمائیں۔ ایک رکعت رات کی تاریکی کے جانے کے شکرانے میں اور ایک رکعت روشنی کے نمودار ہونے کے شکرانے میں کہ یا اللہ آپ کا شکر ہے رات اور اس کی تاریکی چلی گئی۔ یا اللہ، آپ کا شکر ہے کہ دن نکل آیا اور روشنی آگئی۔ اللہ تعالیٰ کو ان کے شکرانے کی یہ دو رکعت اتنی

پسند آئیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فجر کے وقت اس نماز کو فرض فرمادیا۔ بہر حال، یہ وہ عظیم الشان نماز ہے جو دنیا میں سب سے پہلے ادا کی گئی، اور ہم لوگ روزانہ اسی نماز سے اپنی زندگی کے ہر دن کا آغاز کرتے ہیں۔ لہذا صحیح وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

نماز فجر کا ثواب

احادیث طیبہ میں اس نماز کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدمی رات عبادت (اور نماز) میں گزار دی اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے پوری رات (عبادت اور) نماز کے اندر گزار دی۔“ (مسلم شریف)

دیکھئے کتنا عظیم ثواب اس نماز پر بیان کیا گیا ہے۔ ساری رات جاگ کر عبادت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ہم لوگوں کے لئے ان راتوں میں بھی تمام رات عبادت کرنا مشکل ہوتا ہے جو

عبادت کی مخصوص راتیں کہلاتی ہیں۔ مثلاً شبِ براءت، شبِ قدر، شبِ عید، شبِ بقرہ عید، شبِ عرفہ وغیرہ۔ ان راتوں میں عبادت کرنے کے مخصوص فضائل ہیں۔ لیکن ان راتوں میں بھی ہم ساری رات نہیں جاگ پاتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی دیکھئے کہ جو شخص فجر اور عشاء کی نماز باجماعت پڑھ لے۔ اس کو ساری رات جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص ان دونوں نمازوں کو جماعت سے پڑھنے کا عادی ہی ہو جائے تو وہ سارے سال ہر رات جاگ کر عبادت کرنے والوں کے ثواب میں شامل ہو جائے گا۔ ذرا سی مشقت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کتنا ثواب بڑھا دیا ہے۔ جبکہ نماز کیلئے سو کر اٹھنے پھر استنجاء وضو سے فارغ ہو کر دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض باجماعت پڑھنے میں زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ خرچ ہوتا ہے اور عشاء کی نماز پڑھنے میں زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس منٹ صرف ہوتے ہیں۔ گویا ہم صرف پون گھنٹہ خرچ کر کے پوری رات عبادت کرنے کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح محنت کم اور ثواب زیادہ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص ہے کہ جہاں کہیں کسی عمل میں بندوں پر ذرا سی مشقت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس عمل کا ثواب بڑھا دیتے ہیں۔ اور ثواب ہی مطلوب اور مقصود ہے۔ اس لئے کہ آخرت میں یہ ثواب ہی کام آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فجر کی نماز میں جو اجر و ثواب رکھا

ہے۔ وہ اسی نماز کے ساتھ خاص ہے اور نمازوں میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پابندی سے نماز فجر باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب

اصل حکم تو یہی ہے کہ مرد حضرات ہر نماز مسجد میں آکر باجماعت ادا کریں۔ اس لئے مسجد کی جماعت کے ثواب کے برابر گھر کی جماعت کا ثواب نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر کبھی مسجد پہنچنے میں دیر سویر ہو جائے تو گھر کے اندر بھی جماعت ہو سکتی ہے۔ بہر حال کوشش کریں کہ پانچوں نمازیں بلجماعت مسجد میں ادا ہوں، اور اسی طرح پڑھنے کی ہم عادت ڈالیں۔ اس لئے کہ اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "فضائل نماز" میں لکھا ہے کہ ایک نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کا ثواب تین کروڑ پینتیس لاکھ چون ہزار چار سو بتیس درجہ ہے۔ اکیلے جماعت کے بغیر نماز پڑھنے کا یہ ثواب نہیں ہے یہ نماز باجماعت کا ثواب ہے۔

نماز قضا کر دینے کا عذاب

اور جس طرح جماعت سے نماز پڑھنے کا یہ ثواب عظیم ہے۔ اسی

طرح نماز کو قضا کر دینے کا عذاب بھی بہت بڑا ہے، اور اس کو زیادہ یاد رکھنا چاہئے، تاکہ ہماری فجر کی نماز قضا نہ ہونے پائے۔ حضرت شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک نماز بھی جان بوجھ کر بلاعذر شرعی قضا کر دے تو چاہے بعد میں اس کو پڑھ بھی لے، پھر بھی اسے ایک نماز جان بوجھ کر قضا کرنے کی وجہ سے دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال تک جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔ (العیاذ باللہ)

مرد حضرات بھی اور خواتین بھی اس عذاب کو یاد رکھیں، کیونکہ نماز ادا کرنا فرض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا، اور تمام کاموں میں سب سے اہم کام تھا۔ اس کے باوجود تم نے اس میں کوتاہی کیوں کی؟ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی یہ سزا ہے کہ اتنے طویل عرصے تک اس کو جہنم میں جلایا جائے گا۔ البتہ جس شخص نے توبہ کر لی، اور گڑگڑا کر معافی مانگ لی، اور یہ عہد کر لیا کہ آئندہ نماز فجر کو قضا نہیں ہونے دوں گا، اور پھر نماز فجر کے وقت بیدار ہونے کا پورا اہتمام کرے گا، تو پھر انشاء اللہ یہ وبال بھی معاف ہو جائے گا، اور یہ گناہ بھی معاف ہو جائے گا۔ اس لئے ہم کوشش کریں کہ پانچوں نمازیں اور خصوصاً فجر کی نماز مسجد میں آکر باجماعت ادا کریں، تاکہ ساری رات جاگ کر عبادت کرنے کا ثواب بھی مل جائے اور ایک نماز کو باجماعت ادا کرنے کا جو ثواب عظیم بیان کیا گیا ہے وہ بھی ہمیں

حاصل ہو جائے۔

نماز فجر سے کاموں میں آسانی اور برکت

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”جس شخص نے فجر کی نماز پڑھ لی وہ شخص اللہ

تعالیٰ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے تو اے ابن

آدم خیال کر، کہ کہیں اللہ تعالیٰ تجھ سے اپنے

ذمہ میں سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کر بیٹھے۔“

(مسلم شریف)

لہذا جو شخص نماز فجر یا جماعت ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ

داری میں بھی نہیں آتا، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری سے باہر ہو جاتا

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص

دن بھر انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کے حادثات، سانحات، مسائل، واقعات

اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت خاص

میں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائیں گے۔ اس کی مدد فرمائیں

گے، اس کے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہوگی۔ جس کے

نتیجے میں اس کو ہر کام میں سہولت اور آسانی میسر ہوگی۔ اور جو شخص

فجر کی نماز وقت پر نہیں پڑھتا، بلکہ قضا کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی اس

زمہ داری سے خارج ہو جاتا ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے کاموں میں سہولت اور آسانی نہیں ہوتی، اور وہ شخص حادثات اور پریشانیوں کا شکار ہو سکتا ہے، اور مصیبتوں کے اندر مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دن بھر کے کاموں کے انجام پانے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ ہم نماز فجر یا جماعت کا اہتمام کریں، تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی امان اور حفاظت میں آکر ہمارے دین و دنیا کے سارے کام آسان ہوں اور ان کاموں میں خیر و برکت اور راحت و عافیت حاصل ہو۔

فرشتوں کے ذریعہ انسان کی حفاظت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی رو سے فجر کی اور عصر کی نمازیں ایسی ہیں کہ جن میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔ ان میں بعض فرشتے تو وہ ہیں جو انسانوں کی آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف سے حفاظت کرتے ہیں اور دنیا میں جتنی چیزیں انسان کو تکلیف پہنچانے والی ہیں۔ مثلاً جنات، شیاطین، سانپ، بچھو، حادثات، سانحات وغیرہ یہ فرشتے ان سب سے انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض مرتبہ ایک انسان کسی جگہ سے گرتے گرتے بچ جاتا ہے اور بعض اوقات ایک انسان کسی حادثے کا شکار ہوتے ہوتے بچ جاتا ہے۔ اب وہ شخص کہتا ہے کہ میرا مرجانا بالکل

یعنی تھا۔ میری گاڑی دیکھ کر کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ڈرائیور بچ گیا ہوگا، لیکن میں بال بال بچ گیا۔ مجھے تو خراش تک بھی نہیں آئی۔ اس قسم کے حادثات میں بعض ہلاک ہو جاتے ہیں اور بعض بچ جاتے ہیں۔ یہی وہ بات ہے کہ جس کی حفاظت کرنا اور بچانا حق تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے وہ بچ جاتا ہے اور جس کی حفاظت مقدر نہیں ہوتی، وہ ہلاک اور تباہ ہو جاتا ہے۔ اب جو شخص بال بال بچ جاتا ہے، درحقیقت اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو بچا لیتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہ حادثے کا شکار نہیں ہوتا۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا۔ جس کو تقدیر کہتے ہیں۔ سامنے آ جاتا ہے اس وقت وہ فرشتے اپنا حفاظتی پہرہ اٹھا لیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو تکلیف پہنچنی مقدر ہوتی ہے وہ پہنچ جاتی ہے۔ اس کائنات میں کوئی تکلیف دینے والی چیز اللہ کے حکم کے بغیر دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور نہ کوئی کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر رائی برابر نفع پہنچا سکتا ہے۔ تکلیف پہنچنا بھی اسی کی حکمت و مصلحت سے ہے اور نفع پہنچانے والی ذات بھی وہی ہے۔ انہوں نے اپنی رحمت کاملہ کے صدقے میں اپنے بندوں کی حفاظت کے لئے باقاعدہ فرشتوں کی ایک جماعت مقرر کر رکھی ہے جو باقاعدہ اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

حفاظت کا ایک عجیب واقعہ

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا ایک عجیب واقعہ بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ میں ایک دریا کے کنارے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میں نے دیکھا ایک بچھو دوڑتا ہوا پانی کی طرف آ رہا ہے، مجھے تجسس ہوا کہ یہ کیوں دوڑتا ہوا آ رہا ہے۔ میں اس کو دیکھنے لگا، میں نے دیکھا کہ وہ بچھو دریا کے کنارے پر گیا اور کنارے پر ایک کچھو اس کا انتظار کر رہا تھا۔ یہ پانی کے قریب پہنچ کر فوراً اچھل کر اس کچھوے کی پشت پر سوار ہو گیا۔ جیسے ہی یہ بچھو اس کی پشت پر سوار ہوا، وہ کچھو اس کو لے کر دریا کے دوسرے کنارے کی طرف روانہ ہو گیا۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت تعجب ہوا کہ یہ بچھو اور کچھوے کی دوستی کیسے ہو گئی؟ اور کس طرح یہ بچھو اس کی پشت پر سوار ہو کر جا رہا ہے؟ چنانچہ میں نے بھی ایک کشتی کرایہ پر لی، اور اس پر سوار ہو کر دوسرے کنارے پر پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کچھو آہستہ آہستہ کنارے کی طرف آنے لگا اور جیسے ہی وہ کنارے پر پہنچا، وہ بچھو فوراً کود کر اس کی کمر سے خشکی پر آ گیا، اور پھر آگے دوڑنے لگا اور میں بھی اس کے پیچھے چلنے لگا۔ کچھ آگے جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ایک نوجوان شراب کے نشے میں مست پڑا ہوا ہے اور اس نوجوان کے سر ہانے ایک کالا ناگ اپنا پھن پھیلانے

ڈنگ مارنے کی تیاری کر رہا ہے۔ ابھی میں یہ منظر دیکھ ہی رہا تھا کہ وہ بچھو جلدی سے وہاں پہنچا اور اس نے سانپ کے ڈنگ مارا۔ ڈنگ لگتے ہی وہ سانپ تڑپنے لگا اور تھوڑی دیر میں مر گیا۔ بہر حال وہ سانپ اس نوجوان کو ڈنگ نہیں مار سکا۔ یہ سارا منظر دیکھ کر مجھے اللہ تعالیٰ کی قدرت نظر آئی کہ کس طرح اس نے اپنے ایک نافرمان بندے کی حفاظت کا خصوصی انتظام فرمایا۔ اب وہ سانپ اس نوجوان کے سر ہانے مرا پڑا ہے اور بچھو ڈنگ مار کر جا چکا ہے۔ پھر میں نے اس نوجوان کو اٹھایا اور اس کو سارا واقعہ سنایا کہ دیکھ تو شراب کے اندر مست ہے لیکن خالق کائنات نے تیری حفاظت کا کیسا انتظام فرمایا ہے؟ ایک طرف اتنی دور سے بچھو کو یہاں آنے کا حکم دیا اور پھر کچھوے کو مقرر فرمایا کہ وہ بچھو کو دریا پار کرائے۔ اور پھر بچھو نے آکر سانپ کو ڈنگ مارا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے سانپ کے ڈنگ سے تمہیں بچالیا۔ جب اس نوجوان نے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت اور اس کی رحمت کو سنا تو وہ زار و قطار رونے لگا کہ ہائے میں ایسا گناہ گار اور نافرمان بندہ ہوں، لیکن وہ مجھ پر پھر بھی بڑے رحمن و رحیم ہیں۔ اس کے بعد اس نے حضرت کے ہاتھ پر توبہ کی اور عہد کیا کہ آج کے بعد میں اپنے پروردگار کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ سمجھ عطا فرمائیں کہ اپنے گناہوں سے یحییٰ توبہ کر کے حق تعالیٰ جل شانہ کی فرمانبرداری اختیار کریں۔ آمین

بہر حال یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت اور قدرت کا ایک نمونہ ہمیں دکھا دیا ہے۔ ورنہ فرشتوں کی ڈیوٹی ہر ہر انسان پر مقرر ہے اور وہ تمام انسانوں کی ہر وقت حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو جنات انسان کی بوٹی بوٹی نوج لیں۔ ایذا دینے والے جانور انسانوں کو ختم کر کے رکھ دیں۔ لیکن یہ اللہ کے فرشتے جو ہمیں نظر نہیں آتے وہ سوتے جاگتے ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں اور چاروں طرف سے ہماری حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

فرشتے نیکی کا خیال دل میں ڈالتے ہیں

یہ فرشتے ہماری حفاظت کے علاوہ ایک کام اور بھی کرتے ہیں، وہ یہ کہ اچھے اچھے کاموں کی رغبت ہمارے دل میں ڈالتے ہیں۔ مثلاً اذان ہوئی تو فرشتے دل میں یہ رغبت ڈالیں گے کہ اذان ہو چکی ہے۔ نماز پڑھنا فرض ہے اور باجماعت نماز پڑھنے کا بڑا ثواب ہے۔ اس لئے مسجد میں جا کر نماز ادا کرنی چاہئے۔ اسی طرح ہر اچھے کام کے کرنے کی طرف ہمارے دل میں رغبت اور شوق پیدا کرتے رہتے ہیں اور ہر گناہ سے بچنے کا داعیہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مومن اچھے کام کی موقع پر اپنے دل میں اچھائی کا جذبہ محسوس کرتا ہے۔ اور ہر برے کام کے موقع پر اس سے بچنے کا خیال بھی دل میں آتا ہے۔ جب چاہیں اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ البتہ کسی کا دل

بالکل سیاہ ہو چکا ہو اور گناہوں کی وجہ سے اس کا دل بالکل مردہ ہو چکا ہو تو وہ الگ بات ہے۔ اس صورت میں اس کو ان نیک جذبات کا احساس نہیں ہوتا، بلکہ یہاں تک منقول ہے کہ اگر کوئی مسلمان کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو اس وقت فرشتے اس کے دل میں یہ جذبہ اور داعیہ ڈالتے ہیں کہ اس گناہ سے جلدی توبہ کر لو، اور اس گناہ سے باز آ جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لو۔

اعمال لکھنے والے فرشتے

فرشتوں کی دوسری جماعت وہ ہے جو انسانوں کے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں۔ جن کو ”کراما کاتبین“ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ ہمارے دائیں طرف مقرر کیا ہوا ہے، اور دوسرا فرشتہ بائیں طرف مقرر کیا ہوا ہے۔ دائیں طرف والا فرشتہ انسان کی نیکیاں لکھنے پر مقرر ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ انسان کے گناہ لکھنے پر مقرر ہے۔ اور ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا عجیب معاملہ فرمایا ہوا ہے کہ دائیں طرف والا فرشتہ امیر ہے اور بائیں طرف والا فرشتہ اس کے ماتحت ہے۔ چنانچہ جب انسان کسی نیک کام کے کرنے کا پختہ ارادہ کر لیتا ہے تو دائیں طرف والا فرشتہ فوراً اس کی ایک نیکی لکھ لیتا ہے۔ چونکہ وہ خود امیر اور حاکم ہے۔ اس لئے اس کو دوسرے فرشتے سے پوچھنے کی ضرورت نہیں، اور جب انسان ایک نیک عمل کرتا ہے

تو یہ فرشتہ اس کے اعمال نامے میں کم از کم دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ پھر جس نیک عمل میں جتنا اخلاص بڑھتا جاتا ہے۔ اور جب انسان کوئی گناہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس وقت بائیں طرف والا فرشتہ دائیں طرف والے فرشتے سے پوچھتا ہے کہ اس انسان نے گناہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے، میں اس کا یہ گناہ لکھ لوں؟ تو دائیں طرف والا فرشتہ کہتا ہے کہ ابھی اس نے گناہ کہاں کیا ہے؟ لہذا ابھی یہ گناہ مت لکھو! چونکہ بائیں طرف والا فرشتہ ماتحت ہے۔ اس لئے اس کو اس کی بات مانی پڑتی ہے۔ چنانچہ وہ گناہ نہیں لکھتا۔ اس کے بعد جب انسان گناہ کر لیتا ہے تو پھر پوچھتا ہے کہ اب تو اس نے گناہ کر لیا ہے، اب لکھ لوں؟ دائیں طرف والا فرشتہ کہتا ہے کہ ابھی مت لکھو، اور جلدی مت کرو، ہو سکتا ہے کہ یہ توبہ کر لے۔ اگر توبہ کر لے گا تو تمہیں وہ گناہ مٹانا پڑے گا۔ اس لئے مٹانے سے بہتر ہے کہ تھوڑا سا انتظار کر لیا جائے، فوراً نہ لکھا جائے۔ اس کے بعد وہ فرشتہ اس کے دل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ تم نے یہ گناہ کیا ہے۔ بری بات ہے۔ مگر گڑا کر توبہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو۔ پھر ایک خاص وقت تک انتظار کرتا ہے۔ اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ٹھیک۔ لیکن اگر وہ خبردار نہیں ہوتا اور فرشتے کی تلقین کے باوجود وہ توبہ نہیں کرتا تو اب دائیں طرف کا فرشتہ کہتا ہے کہ اچھا بھائی، اب اس کے اعمال نامے میں ایک گناہ لکھ لو، ایک سے زیادہ مت لکھتا۔ چنانچہ وہ فرشتہ ایک

گناہ لکھ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر کتنی عظیم رحمت ہے۔ وہ حقیقت میں اپنے بندوں کو معاف ہی کرنا چاہتے ہیں۔ بہر حال، یہ سب کام فرشتے انجام دیتے ہیں۔

فجر اور عصر کی نمازوں میں فرشتوں کا اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فرشتے فجر کی نماز میں بھی جمع ہوتے ہیں اور عصر کی نماز میں بھی، دن والے فرشتے عصر کی نماز کے بعد واپس جاتے ہیں، اور رات والے فرشتے عصر کی نماز میں آجاتے ہیں۔ اسی طرح دن والے فرشتے فجر کی نماز میں آجاتے ہیں اور رات والے فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور جب یہ فرشتے واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ علم رکھنے کے باوجود ان سے پوچھتے ہیں کہ جب تم واپس آ رہے تھے اس وقت میرے بندوں کو تم نے کس حالت میں پایا؟ اور کس حالت میں تم نے ان کو چھوڑا؟ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اے پروردگار عالم، جب ہم وہاں پہنچے تب بھی ان کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور جب واپس آئے اس وقت بھی نماز اور آپ کے ذکر میں پایا۔ بہر حال، فجر اور عصر کی نماز کا وقت فرشتوں کی حاضری کا وقت ہے اور جہاں کہیں فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے وہ خصوصی برکات کا حامل ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی مقبول، محبوب اور گناہوں سے پاک مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت ہی میں نیکی رکھ دی ہے۔

گناہوں سے ان کو بچایا ہوا ہے۔ لہذا جو شخص ان دو نمازوں میں حاضر ہوگا، وہ ان فرشتوں کے اجتماع کی برکت سے بھی فیض یاب ہوگا۔

فرشتوں کے اجتماع کی برکت

ان فرشتوں کے اجتماع کی برکت کے نتیجے میں انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ نیک بننے کو دل چاہتا ہے۔ نیک لوگوں کے پاس جانے کو دل چاہتا ہے۔ اچھے اچھے کام کرنے کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے۔ اللہ اللہ کرنے کو دل چاہتا ہے۔ لہذا جس طرح نیک لوگوں کی صحبت کے اثرات ہوتے ہیں۔ اسی طرح فرشتوں کی صحبت اور ان کی برکت سے بھی نیک اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا دن اچھا گزرے اور دن بھر نیک کاموں میں لگے رہیں اور گناہوں سے بچے رہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم فجر کی نماز کا اہتمام کریں۔ اور اس کو باجماعت ادا کریں تاکہ سارے دن اس کی برکات ہمیں حاصل رہیں۔ اور جب دن خیریت سے گزر جائے تو پھر عصر کی نماز باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کریں تاکہ دوبارہ فرشتوں کے اجتماع کی برکات ہمیں حاصل ہوں۔ اور ان دونوں نمازوں کے بعد تسبیح فاطمی پڑھنے کا بھی اہتمام کریں اس لئے کہ اللہ کے ذکر سے

اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور اس کا بڑا ثواب ہے۔

نماز فجر اور عصر چھوڑنے کی نحوست

جو شخص عصر کی نماز اور فجر کی نماز قضا کر دے گا تو وہ ایک طرف تو نماز قضا کرنے کے گناہ میں مبتلا ہوگا۔ دوسری طرف اس کے کاموں کے اندر مشکلات اور دشواریاں پیش آئیں گی۔ معمولی سے معمولی کام اس کو پہاڑ محسوس ہوگا اور اس کے اندر راحت اور آرام نصیب نہ ہوگا اور وہ شخص فرشتوں کے اجتماع کی برکات سے محروم ہو جائے گا۔

نماز فجر کے لئے تکلیف گوارا کرنا

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ عشاء کی نماز

اور فجر کی نماز میں کیا ثواب ہے تو لوگ اس

ثواب کو حاصل کرنے کے لئے مسجدوں میں پہنچ

جائیں گے۔ چاہے ان کو گھٹ گھٹ کر پہنچنا

پڑے۔“ (بخاری و مسلم)

گویا کہ اس ثواب کی خاطر گھٹنے کی تکلیف برداشت کر لیں گے

لیکن اس ثواب سے محروم ہونا ان کو گوارا نہ ہوگا۔ اس حدیث کے ذریعہ ہمیں یہ بتادیا کہ وہ اجر و ثواب ہمیں معلوم ہو یا نہ ہو، لیکن ہم اور آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر یقین رکھیں کہ واقعی نماز فجر اور نماز عشاء میں اتنا عظیم ثواب ہے کہ اس کے لئے بہر صورت ہمیں جب تک ممکن ہو جماعت سے ادا کرنے کے لئے مسجد میں آنا چاہئے۔ اگر اس کے لئے ہمیں اپنی نیند قربان کرنی پڑے یا کوئی اور راحت قربان کرنی پڑے تو کر دینا چاہئے، بلکہ اس کے لئے اگر کچھ تکلیف بھی گوارا کرنی پڑے تو اس کو گوارا کر لینا چاہئے، کیونکہ اس ثواب کے مقابلے میں اس تکلیف کی کوئی حقیقت نہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ثواب کی حرص

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بس آخرت کے بندے تھے ان کی نظر ہر وقت آخرت پر رہتی تھی۔ اس لئے آخرت کے ثواب کے حاصل کرنے کا جو کوئی موقع ان کے سامنے آتا، وہ لوگ اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنی کہ جو شخص بازار جاتے وقت یہ دعا پڑھ لے:

﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
 وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَبْرُ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

یہ بازار میں جانے کی دعا ہے، حضرت مولانا خیر محمد صاحب رحمۃ
 اللہ علیہ نے نماز حنفی میں اس دعا کے پڑھنے کا یہ ثواب لکھا ہے کہ
 ”بازار میں اس دعا کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ دس لاکھ نیکیاں عطا
 فرماتے ہیں اور دس لاکھ گناہ صغیرہ معاف فرماتے ہیں اور اس کے
 دس لاکھ درجے بلند فرمادیتے ہیں۔ تیس لاکھ کا سودا ہے جبکہ اس دعا
 کے پڑھنے میں تین منٹ بھی خرچ نہیں ہوتے۔ چنانچہ حضرات صحابہ
 کرام رضی اللہ عنہم کو اگر بازار میں کوئی کام بھی نہ ہوتا، بلکہ گھر
 جانے کا ارادہ کرتے تو ایک دوسرے سے کہتے کہ گھر تو جانا ہی ہے،
 چلو بازار سے یہ دعا پڑھتے ہوئے گھر چلے جائیں تاکہ یہ ثواب بھی
 حاصل ہو جائے۔ تو یہ حضرات اجر و ثواب کے بہت حریص تھے۔
 بہر حال جن حضرات کی دکان ہی بازار کے اندر ہے ان کو نہایت
 آسانی سے بار بار مفت میں یہ ثواب حاصل ہو سکتا ہے اور جن
 حضرات کو بازار میں کام کے لئے جانا پڑتا ہے ان کو بھی یہ قیمتی سودا
 ہاتھ آگیا، بس جب بھی بازار جائیں یہ دعا پڑھتے ہوئے چلے جائیں۔
 جب دوسرے بازار میں داخل ہوں تو پھر یہ دعا پڑھ لیں۔ جب

دوسرے بازار سے تیسرے بازار میں داخل ہوں تو پھر یہ دعا پڑھ لیں۔ اس طرح اجر و ثواب جمع کرتے چلے جائیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نماز باجماعت کا اہتمام

چونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن رکھا تھا۔ اس لئے ان کا یہ حال تھا کہ جو حضرات معذور تھے۔ اور جن کے لئے شرعی طور پر مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا واجب نہیں تھا اور ان کو گھر میں نماز پڑھنے کی شرعاً اجازت تھی۔ لیکن وہ صرف ثواب حاصل کرنے کی خاطر عذر کے باوجود مسجد میں تشریف لاتے، اگر کوئی نابینا ہے تو بھی مسجد میں تشریف لارہے ہیں۔ اگر کوئی لائچی کے سہارے آسکتے ہیں تو وہ لائچی کے سہارے مسجد میں آ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر کوئی صحابی دوسرے حضرات کے سہارے آسکتے تھے تو وہ دوسروں کے سہارے مسجد میں آجاتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں مردوں کے لئے بغیر جماعت نماز پڑھنے کا تصور ہی نہیں تھا۔ اگر کوئی شخص جماعت سے پیچھے رہ جاتا تو یہ سمجھا جاتا تھا کہ وہ بیمار ہے اور مسجد میں آنے پر قادر نہیں ہے اس لئے وہ مسجد میں نہیں آیا لہذا اس کی عیادت کے لئے اس کے گھر پہنچ جاتے۔

نماز فجر جماعت سے پڑھنا ساری رات نفل

پڑھنے سے بہتر ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کا ایک واقعہ ہے کہ ایک صحابی جن کا نام حضرت سلیمان بن جثمہ رضی اللہ عنہ تھا۔ ایک مرتبہ وہ فجر کی نماز میں تشریف نہ لاسکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف نہیں لائے۔ نماز کے بعد آپ کو بازار جانا تھا۔ راستے میں حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ ان کی والدہ کا نام حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ چنانچہ آپ ان کے مکان پر پہنچے اور ان کی والدہ سے پوچھا کہ آج حضرت سلیمان نماز فجر میں تشریف نہیں لائے۔ کیا بات ہے؟ ان کی والدہ محترمہ نے جواب دیا کہ آج وہ ساری رات نماز پڑھتے رہے۔ صبح کے قریب ان کی آنکھ لگ گئی۔ اس لئے وہ فجر کی نماز میں نہیں آسکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک ساری رات نماز پڑھنے کے مقابلے میں فجر کی نماز باجماعت پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ (مرقاۃ) یعنی آدمی ساری رات سوتا رہے اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھ لے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ ساری رات نماز پڑھتا رہے اور فجر کی نماز چھوڑ دے۔ اس لئے کہ ساری رات نماز پڑھنا

نفل ہے اور فجر کی نماز فرض ہے اور جماعت سے پڑھنا واجب ہے۔ اور ساری رات کے نفل فرض و واجب کے برابر نہیں ہو سکتے۔ لہذا رات کو نماز پڑھنے کے ساتھ اس کا اہتمام کرے کہ اس کی فجر کی نماز بھی فوت نہ ہو۔ تاکہ رات کو نفل پڑھنے کا ثواب بھی حاصل ہو اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کا الگ ثواب حاصل ہو۔

اپنی ذمہ داری پوری کریں

اس لئے میرے عزیزو اور بزرگو! ہم سب کو اپنا اور اپنے گھر والوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کون کون فجر کی نماز قضا کرتا ہے اور کون کون بغیر جماعت کے ادا کرتا ہے۔ جو شخص قضا پڑھتا ہے اس کو بھی محبت اور شفقت سے سمجھانے کی ضرورت ہے اور جو شخص بغیر جماعت کے پڑھتا ہے اس کو بھی محبت اور شفقت سے سمجھانے کی ضرورت ہے، تاکہ جو شخص قضا پڑھتا ہے وہ ادا پڑھ لیا کرے اور جو جماعت کے بغیر نماز پڑھتا ہے وہ جماعت سے پڑھنے لگے۔ خواتین بھی اپنے گھر کے اندر یہ کام کریں اور جو بچے اور بچیاں ایسی ہیں جن پر نماز فرض ہے۔ ان کو جلدی اٹھنے کی تاکید کریں۔ یہ نہ ہو کہ کوئی سات بجے اٹھ رہا ہے کوئی نو بجے اٹھ رہا ہے اور کوئی دس بجے اٹھ رہا ہے اور ان کی نماز فجر قضا ہو رہی ہے اور ہمیں اس کی کوئی پروا نہیں ہے، حالانکہ باپ اپنی اولاد کا ذمہ دار ہے۔ شوہر

اپنی بیوی کا ذمہ دار ہے۔ لہذا گھر کے تمام افراد کا یہ حال ہونا چاہئے کہ مرد مسجد میں جا کر باجماعت نماز فجر ادا کریں۔ اور خواتین گھر میں وقت پر نماز فجر ادا کریں اور اس کو قضا نہ ہونے دیں۔

فجر کی نماز قضا ہونے کی وجہ

فجر کی نماز قضا ہونے کی سب سے بڑی وجہ ہماری نیند ہے۔ اس میں ہماری طرف سے ایک زبردست کوتاہی ہو رہی ہے۔ وہ یہ کہ ہم لوگ رات کو بہت دیر سے سونے کے عادی ہو گئے ہیں۔ بارہ بجے تک رات کو جاگنا معمولی بات ہے۔ رات کے ایک دو بجے تک جاگیں تو خیال آتا ہے کہ ہاں اب کچھ زیادہ وقت ہو گیا ہے، پھر اس کے بعد ہم سونے کی تیاری کرتے ہیں۔ رات کو اتنی دیر تک جاگنا جس کے نتیجے میں فجر کی نماز قضا ہو جائے۔ جائز نہیں، چاہے وہ جاگنا نیک اور اچھے کام کے لئے کیوں نہ ہو، مثلاً کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد ذکر میں یا تلاوت میں یا تسبیحات میں لگ جائے، یا وعظ و تقریر میں یا دین کی کتابوں کے مطالعے میں یا تکرار مطالبہ میں یا امتحان کی تیاری وغیرہ میں مشغول ہو جائے۔ جس کی وجہ سے اس کی فجر کی نماز قضا ہو جائے تو یہ جائز نہیں۔ جبکہ عام لوگ رات کے ایک دو بجے تک جن کاموں میں مشغول ہوتے ہیں وہ تو سرے سے عبادت بھی نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں سے بہت سے کام تو ناجائز ہوتے ہیں۔ مثلاً ٹی وی دیکھنا، وی

سی آر کے ذریعہ فلمیں دیکھنا، گانے سننا، ڈرامے دیکھنا یا ویسے ہی مل بیٹھ کر حد سے زیادہ ہنسی مذاق کی باتیں کرنا۔ یہ سب گناہ کے کام ہیں جبکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ عشاء کے بعد جتنی جلدی ہو سکے، سو جائیں۔ البتہ عشاء کے بعد بقدر ضرورت تھوڑی دیر کے لئے دین کی باتیں یا دنیا کی ضرورت باتیں کر سکتے ہیں۔

صحت کے لئے چھ گھنٹے سونا ضروری ہے

اصل حکم یہ ہے کہ عشاء کے بعد جتنی جلدی ہو سکے سو جائیں۔ اور ہر آدمی کو اس کی جسمانی صحت کے لئے چھ گھنٹے سے آٹھ گھنٹے تک نیند پوری کرنا ضروری ہے۔ مثلاً بہت چھوٹی عمر والوں کو آٹھ گھنٹے سونا چاہئے۔ جو ان سے زیادہ عمر کے ہوں۔ ان کو سات گھنٹے اور جو ان سے زیادہ عمر کو پہنچ جائیں ان کو چھ گھنٹے ضرور سونا چاہئے۔ لہذا عام طور پر ایک متوسط صحت والے آدمی کو کم از کم چھ گھنٹے سونا ضروری ہے۔ اور رات میں چھ گھنٹے سونے کے بعد وہ آسانی سے صبح اٹھ سکتا ہے۔ اگر اس کی نیند پوری نہیں ہوگی تو اس کو اٹھنے میں دشواری ہوگی، اور اس دشواری کا ذمہ دار وہ خود ہوگا کہ اس نے اپنے جسم کو چھ گھنٹے کی پوری نیند کیوں نہیں دی۔ اب مثلاً آج کل گرمی کا موسم ہے تو اس موسم میں فجر کی نماز کو جماعت سے ادا کرنے کے لئے صبح پانچ بجے اٹھنا ضروری ہے۔ پانچ بجے اٹھنے کے لئے وہ کم

از کم گیارہ بجے رات کو سو جائے، تاکہ پانچ بجے آسانی کے ساتھ اٹھ سکے۔ زیادہ سے زیادہ ساڑھے گیارہ بجے سو جائے۔ ورنہ اگر آپ زیادہ دیر سے سوئیں گے تو پھر گھڑی کا الارم آپ کو نہیں اٹھا سکے گا۔ اس لئے کہ آپ کے جسم کو جتنی نیند درکار تھی وہ آپ نے پوری نہیں دی۔ اب تو وہ جسم اپنی نیند پوری کر کے ہی بیدار ہوگا۔ اس سے پہلے نہیں ہوگا۔ لہذا جس شخص کے چھ گھنٹے جس وقت پورے ہوں گے وہ اسی وقت اٹھے گا۔ اسی حساب سے کوئی صبح چھ بجے اٹھے گا، کوئی سات بجے، کوئی آٹھ بجے، کوئی نو بجے اٹھے گا اور اگر کسی شخص نے اپنے جسم کو زیادہ آرام اور زیادہ نیند دینے کا عادی بنا دیا ہے تو جب اس عادت کے مطابق اس کا جسم نیند پوری کر لے گا اس وقت وہ بیدار ہوگا۔ اس سے پہلے بیدار نہیں ہوگا۔

صبح جلدی اٹھنے کی تدابیر

بچوں کو جلدی سونے کا عادی بنائیں

لہذا سب سے بڑی کوتاہی ہماری دیر سے سونے کی ہے۔ اگر ہم دیر سے سوئیں اور پھر شکوہ کریں کہ صاحب، فجر کی نماز کے لئے آنکھ نہیں کھلتی۔ یہ شکوہ درست نہیں۔ اس میں ہماری پکڑ ہوگی۔ اس

لئے کہ غلطی ہماری ہے۔ لہذا ہم خود بھی اور ہمارے گھروالے بھی رات کو جلدی سونے کی عادت ڈالیں۔ دیر تک جاگنے کی عادت چھوڑ دیں۔ اس مقصد کے لئے اپنے گھروالوں کو جمع کر کے پہلے آپس میں یہ طے کر لیں کہ ہمارا اس طرح رات کو دیر تک جاگنا شرعی لحاظ سے درست نہیں اور کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ ہمیں جلدی سونا چاہئے۔ اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ ساڑھے گیارہ بجے جی بند ہو جایا کرے گی۔ جب ایک مرتبہ تمام گھروالے یہ بات طے کر لیں گے تو پھر کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ ابتداء میں چند روز تک ذرا تکلیف ہوگی اور نیند نہیں آئے گی لیکن جب رفتہ رفتہ عادی ہو جائیں گے تو انشاء اللہ پھر گیارہ بجے نیند آنے لگے گی۔

رات کا کھانا جلدی کھائیں

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم لوگ رات کو کھانا دیر سے کھانے کے عادی ہو گئے ہیں۔ جن حضرات کی دکانیں رات دیر تک کھلی رہتی ہیں۔ مثلاً بیکری والے اور مٹھائی والے، یہ حضرات تو دکان بند کر کے گھر آکر کھانا کھاتے ہیں اور کھانے کا خمار بھی بہت زبردست ہوتا ہے۔ اگر پیٹ بھر کر کھانا کھا کر آدمی سو جائے تو پھر عموماً پانچ چھ گھنٹے سے پہلے نہیں اٹھ سکتا۔ اگر ہم رات کو گیارہ بجے یا بارہ بجے کھانا کھائیں گے تو صبح فجر کی نماز میں کس طرح اٹھ سکیں گے، پھر تو صبح نو

بچے ہی کھانے کا خمار اترے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نماز فجر بھی گنی اور اشراق کی نماز بھی گنی۔ لہذا دوسرا کام ہم یہ کریں کہ مغرب کی نماز کے فوراً بعد کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ چاہیں دکان پر ہی کھانا پڑے۔ اگر مغرب کے فوراً بعد کھانے میں دشواری ہو تو عشاء سے ذرا پہلے کھالیں۔ اور گرمیوں کے موسم میں عشاء کی نماز سے پہلے آسانی کے ساتھ کھانا کھایا جاسکتا ہے۔ اس لئے کہ دن بڑا ہوتا ہے اور آدمی کو اس وقت تک بھوک لگ جاتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ عشاء کے فوراً بعد کھالیں۔ لہذا اگر آپ نے گیارہ بارہ بجے کھانا کھایا تو پھر فجر کے وقت آنکھ کھل جانے کی کوئی ضمانت نہیں۔ اس لئے کہ آپ نے خود ہی اپنے جسم کے اندر نیند کی گولی بھردی۔ لہذا دوسرا کام یہ کریں کہ کھانا جتنی جلدی ہو سکیں کھالیا کریں۔ اس کا بہت اہتمام کریں۔

رات کا کھانا کم کھائیں

تیسری بات یہ ہے کہ شام کا کھانا بہت معمولی اور ہلکا پھلکا ہونا چاہئے۔ نہ تو اس کی مقدار زیادہ ہونی چاہئے اور نہ زیادہ بھاری اور ثقیل ہونا چاہئے۔ وہ کھانا جتنا کم ہو گا، اور جتنا ہلکا ہو گا، اتنا ہی وہ بہتر رہے گا اور اگر کھانا زیادہ ہو گا تو وہ آپ کے اندر زیادہ کسل اور سستی پیدا کرے گا، اس کی وجہ سے فجر کی نماز میں اٹھنا مشکل ہو گا۔ لہذا شام کے وقت ہلکا پھلکا کھانا کھایا جائے۔

عشاء کے بعد پانی نہ پیئیں

چوتھا کام یہ کریں کہ شام کے وقت کم سے کم مقدار میں پانی پیئیں۔ صبح اور دوپہر کو جتنا پانی چاہیں پی لیں اور شام کی ساری کسردن میں پوری کر لیں۔ لیکن عشاء کے بعد زیادہ پانی نہ پیئیں۔ اس لئے کہ پانی کی زیادتی سے رطوبت زیادہ پیدا ہوتی ہے اور رطوبت کی زیادتی سے نیند بھی زیادہ آتی ہے اور سستی اور کاہلی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے نتیجے میں صبح فجر کے وقت اٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے رات کے وقت پانی کم پیئیں۔

کھانے کے بعد چہل قدمی کر لیں

ایک کام یہ کریں کہ اگر آپ نے عشاء کے بعد کھانا کھایا ہے تو پھر تھوڑی دیر ضرور چہل قدمی کر لیں۔ تاکہ وہ کھانا تحلیل ہو جائے اور کھانا جتنا تحلیل ہوگا۔ اس کے اندر سستی پیدا کرنے والے اثرات کم ہوں گے اور یہ عمل صحت کے لئے بھی مفید ہے۔ اس لئے تھوڑی دیر ٹہل لیں۔

الارم لگا کر سوتیں

ایک کام یہ کریں کہ ایسا الارم لگائیں جس کی آواز سے آپ بیدار ہو سکیں۔ اب بعض لوگوں کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ وہ ہلکی اور

معمولی آواز سے بھی بیدار ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ بہت تیز اور بھاری آواز سے بیدار ہوتے ہیں۔ یہ تو ہر ایک کا اپنا مزاج ہے۔ لہذا اپنے مزاج کے مطابق الارم لگا کر سوئیں اور اس طرح اپنی طرف سے نماز فجر کے لئے بیدار ہونے کا پورا انتظام کر کے سوئیں۔ جو لوگ صبح جلدی اٹھنے کے عادی نہیں ہوتے۔ بعض مرتبہ وہ لوگ ایک کام یہ کرتے ہیں کہ الارم کی آواز پر ان کی آنکھ تو کھل جاتی ہے لیکن وہ ہاتھ بڑھا کر الارم کا بٹن دبا کر اس کو بند کر دیتے ہیں اور دوبارہ سو جاتے ہیں۔ ایسے حضرات اپنا الارم اتنا دور رکھیں جہاں ان کا ہاتھ نہ پہنچ سکے۔ تاکہ وہ ہاتھ بڑھا کر بند نہ کر سکیں بلکہ بند کرنے کے لئے ان کو کھڑا ہی ہونا پڑے اور کھڑے ہو جانے کے بعد سو جانا سراسر اپنی کوتاہی ہے۔

گھر کے بڑوں کو بیدار کرنے کے لئے کہہ دیں

عام طور پر گھروں میں کوئی ایک اللہ کا بندہ ایسا ہوتا ہی ہے جو صبح جلدی اٹھا کرتا ہے۔ سوتے وقت ہم ان سے بھی کہہ کر سوئیں کہ آپ مجھے فجر کی نماز میں ضرور بیدار کر دیجئے گا اور خود بڑوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ چھوٹوں کو بیدار کیا کریں۔ چھوٹے بڑوں سے کہہ کر سوئیں اور یہ بھی کہہ دیں کہ اگر میں آواز دینے سے نہ اٹھوں تو میرے منہ پر ٹھنڈا پانی ڈال دینا۔ یہ ٹھنڈا پانی الارم سے زیادہ کام کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے ساری سستی دور ہو جاتی ہے اور آدمی چست

یہ آیات تلاوت کر کے سوئیں

ایک کام یہ کریں کہ رات کو سوتے وقت سورہ کہف کی آخری چار آیتیں پڑھ کر سوئیں جو **إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا** سے شروع ہوتی ہیں اور سورہ کے آخر تک ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ صبح جتنے بجے آدمی اٹھنا چاہے ٹھیک اتنے بجے اس کی آنکھ خود بخود کھل جائے گی۔ اس کا تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

دعا کر کے سوئیں

ایک کام یہ کریں کہ سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ میرے اندر فجر کے وقت سونے کا مرض ہے۔ یہی میری کوتاہی اور غلطی ہے۔ میں اس کا اقرار کرتا ہوں۔ یا اللہ میری مدد فرما۔ میری اس کوتاہی کو دور فرما اور فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ بہر حال جو شخص دعا کر کے اور سورہ کہف کی آخری آیات تلاوت کر کے اور اٹھنے کے لئے مذکورہ تمام انتظامات کر کے سوئے گا اولاً تو وہ ضرور بیدار ہو جائے گا۔ بالفرض اگر اٹھنے میں دیر بھی ہوگئی اور جماعت نہ ملی۔ البتہ نماز قضا نہ ہوئی تو بھی انشاء اللہ اس کو جماعت کا ثواب مل جائے گا کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ:

”جو شخص (اپنے گھر سے) اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھنے کے ارادے سے (مسجد کی طرف) جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت نکل چکی ہے تو بھی اللہ تعالیٰ اس کو جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب عطا فرمادیں گے اور اس ثواب کی وجہ سے ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے۔“ (الترغیب)

نوافل اور صدقہ ادا کریں

اوپر جو کچھ عرض کیا گیا ہے اول تو ان پر عمل کرنا ہی کافی ہے اور اکثر ان پر عمل کرنے سے نماز فجر یا جماعت ادا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی کا نفس نماز کا بہت ہی چور ہو اور کسی طرح وہ اس کو تابی سے باز نہ آئے تو اس کے لئے ایک تدبیر بہت کارگر اور نہایت مجرب ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایسا شخص دل دل میں اپنے آپ سے یوں کہے اے نفس! دیکھ یا تو فجر کی نماز ادا اور باجماعت پڑھو، ورنہ نماز فجر قضا کرنے پر سو روپے صدقہ کروں گا اور بیس رکعت نفل ادا کروں گا اور فجر کی جماعت ترک کرنے پر پچاس روپے صدقہ کروں گا اور دس رکعت نفل ادا کروں گا پھر خدا نخواستہ جب نماز فجر قضا ہو جائے تو

بلا تاخیر فوراً سو روپے صدقہ کریں اور بیس رکعت نفل ادا کریں۔ اگر جماعت فوت ہو جائے تو پچاس روپے صدقہ کریں اور دس رکعت نفل ادا کریں۔ یقین جانیں! یہ نوافل و صدقہ کی سزا نفس پر اتنی گراں ہے کہ بہت جلد وہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے لگے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوافل اور صدقہ کی مذکورہ مقدار بطور مثال ہے۔ اصل مقصود یہ ہے کہ جس شخص میں یہ غفلت اور کوتاہی پائی جاتی ہو وہ اپنے حسب حال نوافل اور صدقہ کی اتنی مقدار مقرر کرے جس کی ادائیگی اس کے نفس پر شاق ہو، اور پھر کوتاہی ہونے پر نوافل اور صدقہ کرنے میں سستی نہ کرے۔ ان کی ادائیگی روزانہ یا جب نماز فجر میں کوتاہی ہو فوراً کرے کیونکہ یہ نفس کو سزا دینا ہے۔ اگر سزا نقد نہ دی تو نفس سیدھا نہ ہوگا، بلکہ وہ بدستور کوتاہی کرتا رہے گا۔

ایک بزرگ کی جماعت فوت ہونے کا واقعہ

ایک بزرگ کا واقعہ یاد آیا ایک دن ان کی فجر کی جماعت فوت ہو گئی۔ جب وہ مسجد کے دروازے پر پہنچے تو دیکھا جماعت ختم ہو چکی ہے تو فجر کی جماعت نکل جانے کا ان کو بہت صدمہ ہوا اور بہت افسوس ہوا۔ دوسری رات جب وہ سوئے تو فجر کی نماز کے وقت کوئی صاحب ان کے پاس بیدار کرنے کے لئے پہنچ گئے جلدی سے ان کو بیدار کیا تاکہ وہ فجر کی نماز پڑھ لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جماعت فوت

ہو جائے۔ ان بزرگ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا تم کون ہو؟ کہاں
 سے آئے؟ اور کیسے آئے؟ جبکہ گھر کا دروازہ بھی بند ہے۔ اس نے
 کہا بات یہ ہے کہ کل آپ کی فجر کی جماعت چھوٹ گئی تھی۔ میں
 نے سوچا کہ میں ایسا نہ ہو آج بھی چھوٹ جائے۔ اس لئے میں بیدار
 کرنے آیا ہوں۔ ان بزرگ نے فرمایا یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن
 دروازہ بند ہے تم اندر کیسے آئے؟ اور کس کی اجازت سے آئے؟
 اور تم کون ہو؟ صاف صاف بتا دو ورنہ میں نہیں چھوڑوں گا نہیں۔
 اس نے کہا کہ حضرت میں شیطان ہوں اور آپ کو بیدار کرنے کے
 لئے آیا ہوں۔ ان بزرگ نے فرمایا کہ شیطان اور نیکی؟ ارے! نیک
 کام سے تمہیں کیا غرض؟ تم نے میرے ساتھ یہ نیکی کیسے کی۔ اس
 میں بھی ضرور تمہارا کوئی مکر ہے۔ اب تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے
 جب تک اصل وجہ نہیں بتاؤ گے؟ اس وقت تک میں نہیں چھوڑوں
 گا۔ شیطان نے جواب دیا کہ حضور میں بہت عرصہ سے اس کوشش
 میں تھا کہ کسی طرح آپ کی فجر کی نماز قضا کرادوں۔ برسوں کی محنت
 کے بعد تھوڑی سی کامیابی ہوئی تھی۔ اگرچہ میں آپ کی نماز تو قضا
 نہیں کر سکا۔ لیکن گزشتہ کل آپ کی جماعت نکلوا دی۔ اس وقت
 میں بہت خوش ہوا کہ چلو ایک قدم تو آگے بڑھا۔ آج جماعت نکلی
 کل نماز قضا بھی ہو جائے گی۔ لیکن جماعت فوت ہونے کے نتیجے میں
 مسجد کے دروازے پر آپ نے جس افسوس اور غم کا اظہار کیا اور
 آپ نے جو آپس نکالیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا ثواب عطا

فرمایا کہ وہ ثواب باجماعت نماز پڑھنے کے ثواب سے بھی بڑھ گیا۔ میں نے سوچا کہ آپ کو سلانے میں نقصان ہے۔ اٹھانے میں فائدہ ہے۔ اس لئے میں آج آپ کو اٹھانے آیا ہوں۔

اہتمام کے باوجود اگر نماز نکل جائے تو!

بہر حال، اگر ہم نے اپنی طرف سے فجر کے وقت اٹھنے کی پوری کوشش کر لی اور سارے انتظامات کر کے سوئے۔ اس کے باوجود آنکھ لگ گئی تو پھر اگر نماز قضا ہو گئی تو انشاء اللہ اس کا وبال نہیں ہو گا اور اگر جماعت نکل گئی تو امید ہے کہ انشاء اللہ اس کا ثواب بھی مل جائے گا، ہم ایسی صورت میں جب مسجد کی جماعت فوت ہو جائے تو گھر کے افراد کو جمع کر کے جماعت کر لینی چاہئے۔ تاکہ جماعت واجبہ ادا ہو جائے۔ اللہ کرے کہ آج کے بعد ہم سب نماز باجماعت کے پابند ہو جائیں۔ ہمارے بچے بھی نماز کے پابند ہو جائیں اور گھر میں خواتین بھی وقت پر نماز پڑھنے کی پابند ہو جائیں۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد لله رب
العالمین